69817 ـ کیا تیل، سیاہی، اور آنکھ کی گندگی کی موجودگی طہارت پر اثر انداز ہوتی ہے ؟

سوال

کیا اگر کسی عضوء پر سیاہی، تیل یا گھی وغیرہ لگی ہو تو اس سے وضوء نہیں ہوتا ؟
اور کیا کان اور ناك سے نكل كر جمنے والا مادہ طہارت میں مانع ہے ؟
اور کیا اس کے متعلق کوئی صحیح حدیث ملتی ہے ، اور کیا اس میں علماء متفق ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس میں اصول اور قاعدہ یہ ہے کہ:

(جو چیز بھی پانی کو جلد تك پہنچنے سے روکے اس کی موجودگی میں وضوء صحیح نہیں، اور جس سے پانی نہ رکے اس سے وضوء صحیح ہے).

اس بنا پر اگر وضوء کے کسی عضوء پر سیاہی لگی ہو تو وضوء صحیح ہے کیونکہ سیاہی پانی کے لیے پانی نہیں.

لیکن گھی اگر تو جما ہوا ہے اور اس سے پانی عضو کی جلد تك نہیں پہنچتا تو اس کی موجودگی میں وضوء صحیح نہیں ہوگا، لیکن اگر عضو پر صرف اس کا اثر ہی باقی ہے، یا پھر تیل کی طرح پگھلا ہوا ہے تو وضوء صحیح ہوگا، لیکن اس حالت میں اسے عضوء پر پانی ملنا ہوگا، کیونکہ تیل پانی سے علیحدہ رہتا ہے.

اس کی تفصیل سوال نمبر (9493) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، اس کا مطالعہ کریں.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جب اس کے کسی عضوء پر موم یا آٹا، یا مہندی وغیرہ لگی ہو جو پانی اس کے عضو تك پہنچنے میں مانع ہو تواس کی طہارت صحیح نہیں ہوگی، چاہے زیادہ ہو یا کم، لیکن اگر اس کے ہاتھ وغیرہ پر مہندی کا اثر اور اس کا رنگ ہو تہہ نہ جمی ہو، یا پھر مائع تیل کا اثر ہو، کہ پانی عضوکی جلد کو لگ جائے اور اس پر پانی چلے لیکن ٹھرے نہ تو اس کی طہارت اور وضوء صحیح ہے " انتہی.

دیکھیں: المجموع للنووی (1 / 456).

دوم:

آنکھ سے نکل کر جمنے والی گندگی جو آنکھ کے کنارے میں ہوتی ہے بعض اہل علم کے ہاں اسے اتارنا ضروری ہے، ایک ضعیف حدیث میں آنکھ کے کنارے ملنے کا ذکر ملتا ہے.

اس کی تفصیل سوال نمبر (45812) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے اس کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

کان سے نکل کر جمنے والا مادہ جو کان کے سوراخ سے باہر ہو اسے اتارنا ضروری ہے، لیکن اگر اندر ہے تو نکالنا ضروری نہیں، اس کی تفصیل سوال نمبر (34172) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، اس کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .